نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا راشد الحق سمیع

پاکستان میں عراق کے طرز پر دیوبندی و بریلوی مکاتب فکر کو لڑانے کا امریکہ و برطانیہ کا خطرناک منصوبہ

یہ بات روز اول ہی سے اظہر من الشمس ہے کہ مغرب اسلام دشمنی کا کوئی موقع صدیوں برس سے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ ہر دور اور ہر زمانے میں مغرب اسلام کی بیخ کنی میں اندرونی اور بیرونی طور پر کسی نہ کسی محاذ پر نبرد آزما رہتا ہے۔ پہلے پہل عربوں اور سلطنت عثمانیہ میں غلط فہمیاں اور اختلافات پیدا کرا کر عظیم اسلامی سلطنت خلافت عثمانیہ کو پارہ پارہ کیا گیا، پھر مشترکہ ہندوستان میں قادیانیوں کا فتنہ پیدا کر کے امت مسلمہ کا شیرازہ بکھیرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ اسی طرح دیوبندی، بریلوی مکاتب فکر کے درمیان بھی برطانوی سامراج نے ہر ممکن کوشش کی کہ ان کے فکری اور بعض عقائد پر قائم ثانوی درجہ کے اختلافات کو بڑھا چڑھا کر انہیں باہم مدمقابل کیا جائے لیکن الحمدللہ دونوں جانب کے اکابرین نے برطانوی سامراج کا یہ منصوبہ بروقت ناکام بنا دیا تھا اور ان کے اختلافات مناظروں اور تحریر و تصنیف اور جواب در جواب کی حد سے آگے نہ بڑھے، پھر بعد میں عراق میں امریکہ نے اپنی واضح شکست اور ناکامی کو بھانپتے ہوئے شیعہ سنی اختلافات کو بڑی مہارت کے ساتھ بروئے کار لاتے ہوئے دونوں فرقوں کو امریکہ کے خلاف جنگ سے موڑ کر ایک دوسرے کے مدمقابل کروا دیا اور اب دونوں فرقے امریکی استعمار کو چھوڑ کر دن رات ایک دوسرے کو مٹانے میں مصروف عمل ہیں۔ اور اب اس کا نتیجہ یہ ہے کہ امریکہ کے عراق میں اکھڑتے ہوئے قدموں کو وقتی طور پر سہارا مل گیا ہے اور اب وہ وہاں پر مستقل ڈیرے ڈالنے کے خواب دیکھ رہا ہے، بدقسمتی سے دونوں فرقوں کو اس کا احساس نہیں ہو رہا۔ اسی تجربے کی بناء پر امریکہ اور برطانیہ دونوں نے مل کر پاکستان میں ایسا ہی ایک بہت بڑا خطرناک منصوبہ شروع کرا دیا ہے، جس کے نتیجے میں پہلے پہل بلیک واٹر، سی آئی اے اور اس کے ایجنٹوں کے ذریعے ملک بھر اور خصوصاً کراچی کے جید علمائے کرام کے ٹارگٹ کیلنگ آئے روز کرائی جا رہی ہے، اور شیعہ سنی کے درمیان بھی ایک خطرناک جنگ کے شعلے لگانے کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سب سے خطرناک سازش یہ ہے کہ بریلوی مکتب فکر کو اشتعال دلانے کیلئے اور پاکستانی قوم و امت مسلمہ کو تفرقہ اور فساد بپا کرنے کیلئے پاکستان میں موجود بزرگان دین اولیاء اللہ کے مزارات پر وقفے وقفے سے بم حملے کرائے جا رہے ہیں، اور درجنوں معصوم، بے گناہ لوگوں کو ان کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اس کی ذمہ داری اخبارات اور میڈیا کے ذریعے طالبان پاکستان کے سر تھوپی جا رہی ہے

کیونکہ طالبان کا تعلق عقیدے کے لحاظ سے مسلک دیوبند سے ہے (اگر چہ دار العلوم دیوبند ان تمام معاملات پر اپنا تفصیلی فیصلہ اور فتویٰ دے چکا ہے) اسی لئے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے مسلک دیوبند کے خلاف ان دنوں منفی پروپیگنڈے، کردار کشی اور ہرزہ سرائی کا بازار خوب گرم ہے اور بریلوی علماء جوجذبات کی رو میں آ کر اور امریکی سازش کی باریکیوں سے بے خبر ہو کر کھلم کھلا دیوبندیوں کے خلاف ان دنوں سینہ سپر ہو کر ایسی ایسی نامناسب باتیں اور تقریریں کررہے ہیں جس سے آسانی کے ساتھ امریکہ کے عزائم کا ایجنڈا (خاکم بدہن) شروع ہونے والا ہے۔اس سلسلے میں ''سنی اتحاد کونسل'' کے کرتا دھرتا آگ اور خون کے کھیل کو مخصوص ایجنڈے اور خفیہ طاقتوں کے اشارے پر پورے پاکستان میں پھیلا رہے ہیں، اگر چہ علماء دیوبند اور وفاق المدارس اور دیوبند مسلک کے تمام چیدہ چیدہ دینی مدارس کے اکابرین اولیاء اللہ کے مزارات پر خودکش حملوں کی نہ صرف بھرپور مذمت کر چکے ہیں بلکہ اس سلسلے میں اپنے مکمل تعاون کا اظہار بھی کر چکے ہیں۔اور اس قسم کی بین الاقوامی سازش کو ناکام بنانے کی ہر ممکن تعاون کا یقین بھی حکومت اور بریلوی مکتب فکر کو دلا چکے ہیں لیکن پھر بھی بریلوی مکتب فکر کے چند سیاسی رہنماؤں کو آگ وخون کو مزید بھڑکانے کا مشغلہ نہ جانے کیوں مرغوب لگ رہا ہے؟

مسلک دیوبند الحمدللہ راہِ اعتدال کا نام ہے۔اس کا افراط وتفریط ،غلو وتشدد سے کوئی کام نہیں ۔اولیاء اللہ اور اس کے مزارات کی بے حرمتی یا اس کے مٹانے اور اس کی پامالی کا تصور بھی مسلک دیوبند میں دور دور تک پایا نہیں جاتا۔جان بوجھ کر پہلے پشاور میں صوفی شاعر بزرگ اور روحانی پیشوا حضرت عبدالرحمان باباؒ کے مزار کو اڑایا گیا، پھر لاہور میں حضرت سید علی ہجویری قدس سرہ کے مزار پر خطرناک حملے کیے گئے، پھر بھی جب امریکہ اور اسکے ایجنٹوں کے عزائم کو تقویت نہیں ملی تو پھر کراچی میں حضرت سید عبداللہ شاہ غازیؒ کے مزار پر حملہ کیا گیا، جب کراچی میں بھی مسلکی اختلافات نے نمو نہ پائی حالانکہ دشمنوں نے تو بہت گہری سازش کر کے کراچی کو نشانے کے طور پر چنا تھا۔کیونکہ کراچی تو پہلے ہی بارود کا ڈھیر بنا ہوا ہے لیکن الحمدللہ دونوں فرقوں کے اکابرین نے تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کر کے اس آگ کو ٹھنڈا ہی رکھا۔اس کے بعد پنجاب میں پاکپتن شریف میں بھی ایک خطرناک حملہ کیا گیا،لیکن اس کے نتائج بھی مطلوبہ مقاصد حاصل نہ کر سکے۔لیکن اب دشمن اس سے بڑی خطرناک نئی چالیں شروع کرانے والا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں فرقوں کے اہم رہنماء اور پہلے سے قائم مختلف پلیٹ فارمز حالات کی نزاکت کا فوری احساس کرتے ہوئے ملک بھر اور خصوصاً چاروں صوبوں اور بڑے شہروں میں مل بیٹھ کر اس امریکی اور برطانوی سازش کا قلع قمع کرائیں۔پاکستان پہلے ہی ہر لحاظ سے کمزور ہو رہا ہے۔اگر امریکہ اور برطانیہ شیعہ سنی، دیوبندی بریلوی مکاتب فکر کو لڑانے میں کامیاب ہو گیا تو اس سے پاکستان کا وجود خدانخواستہ کمزور ہو سکتا ہے۔ہم سب کو مل کر اس گہری سازش اور اس کے فسادی گماشتوں سے باخبر ہو کر اتحاد واتفاق و یکجہتی کیلئے عملی کام کرنا چاہیے۔اسی میں دونوں فرقوں کی بقاء اور امت مسلمہ کی بہتری کا راز مضمر ہے۔